از عدالتِ عظمیٰ

محترمہ مقبول فطمہ اور دیگران

بنام

ڈپٹی کسٹوڈین جنرل، جائیداد متروکہ ودیگر

تاریخ فیصلہ: 10 جولائی 1996

[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

ایڈمنسٹریشن جائیداد متروکہ ایکٹ، 1950: دفعہ 27۔

نظر ثانی- کے لیے حد کی مدت- بے گھر شخص- پناہ گذین کی جائیداد- انخلا کرنے والے کی جائیداد متروکہ کے حوالے کرنے کا حکم منظور کیا گیا- تمام بڑے حصص یافتگان کو معلومات کے لیے بھیجا گیا حکم- 14 سال بعد دائر کردہ نظر ثانی- ایڈیشنل کسٹڈین جنرل نے حکم میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا- عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ کہ ایڈیشنل کسٹوڈین جنرل نے اپنے اختیار کو درست طور پر استعمال کیا- عدالت عظمی میں اپیل- قرار دیا گیا کہ عدالت عالیہ کا نقطہ نظر درست تھا۔ نظر ثانی کے اختیار کو فریقین کے حقوق اور اختیار کے استعمال کے اثرات کو مد نظر رکھتے ہوئے استعمال کیا جانا چاہیے تھا۔ اس کیس میں درخواست گزاروں نے 14 سال سے زائد عرصے تک اپنے جائیداد کے حقوق پر کوئی کارروائی نہیں کی تھی۔ اس دوران، قابض افراد نے اپنے حق کو بذریعہ تقادم (prescription) مکمل کر لیا تھا۔ نظر ثانی کی درخواست کو بجا طور پر مسترد کر دیا گیا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

پرشوتم لال دھون بنام دیوان چامن لال، اے آئی آر (1961) ایس سی 1371، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست نمبر 14717، سال 1996۔

سی ڈبلیو پی نمبر 4770، سال 1976 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے مورخہ 28.1.91 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزاروں کے لیے بی یو برقی، زیڈ کے فیزان، انیس سہر اور دی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

تاخیر معاف کر دی گئی۔

یہ خصوصی اجازت عرضی الہ آباد عدالت عالیہ کے 28 جنوری 1991 کو سی ڈبلیو پی نمبر 4770، سال 1976 میں دیے گئے فیصلے اور حکم کے خلاف اٹھتی ہے۔ تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ ایک عاشق حسین ایک پناہ گذین کرنے والا تھا جو پاکستان ہجرت کر گیا تھا۔

اس کی جائیداد یوپی کسٹڈین آف ایواکیو پراپرٹیز ایکٹ کے تحت کسٹڈین کے پاس تھی۔ اس کے بعد سنٹرل ایکٹ نے پناہ گذین کرنے والی جائیدادوں کا کام سنبھال لیا تھا۔ ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ کانپور میں اسسٹنٹ کسٹڈین، فرخ آباد نے 22 جون 1961 کو ایک حکم جاری کیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ آصف حسین کے مفاد کو پناہ گذین کے مفاد کے طور پر دکھایا گیا تھا اور یہ ہدایت کی گئی تھی کہ اس حکم کو تمام بڑے حصص یافتگان کو معلومات کے لیے آگاہ کیا جائے۔ یہ پایا گیا کہ حکم کے مطابق تمام بڑے حصص یافتگان کو مطلع کیا گیا تھا۔ تسلیم شدہ طور پر، 16 اگست 1975 کو ایک نظر ثانی کی درخواست دائر کی گئی، یعنی عملی طور پر 14 سال بعد ایڈمنسٹریشن آف دی پناہ گذین پراپرٹیز ایکٹ، 1950 (مختصر طور پر، "ایکٹ") کی دفعہ 27 کے تحت۔ ایڈیشنل کسٹڈین جنرل نے حکم میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ جب درخواست گزار نے رٹ پٹیشن میں اس حکم پر سوال اٹھایا تو عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ ایڈیشنل کسٹوڈین جنرل نے نظر ثانی کے دائرہ اختیار کو مناسب طریقے سے استعمال کیا ہے اور اس

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

نے نظر ثانی دائر کرنے میں بے حد تاخیر کی وجہ سے حکم میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا۔اس طرح یہ خصوصی اجازت کی درخواست ہے۔

درخواست گزار کے معروف وکیل کی طرف سے یہ دلیل دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ عدالت عالیہ کے ذریعے جس فیصلے پر بھروسہ کیا گیا ہے وہ عدالت عالیہ کے نقطہ نظر کے لیے کوئی مددگار نہیں ہے اور اس لیے عدالت عالیہ اپنے نتیجے میں درست نہیں تھی۔ پرشوتم لال دھون بنام دیوان چامن لال، اے آئی آر (1961) ایس سی 1371 میں اس عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ ایڈمنسٹریشن آف پناہ گذین پراپرٹیز ایکٹ، 1950 کی دفعہ 27 کسی حد کی مدت کا تعین نہیں کرتی ہے، لیکن قاعدہ 31(5) اپیل دائر کرنے کے لیے 60 دن کی حد کا تعین کرتا ہے اور یہ کہ یہ نظر ثانی شدہ حکام کو نظر ثانی کے اختیار کو معقول اور منصفانہ طریقے سے استعمال کرنے کے لیے رہنمائی فراہم کرے گا۔ اس صورت میں، ایک سال کے اندر نظر ثانی کی تفریح کو غیر معقول نہیں قرار دیا گیا۔ اس طرف سے، اس عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ قاعدہ 31(5) کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 27 کے تحت محافظ جنرل کے اختیارات کو من مانی طور پر استعمال کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔ عدالتی طاقت ہونے کے ناطے، وہ اپنی صوابدید کا معقول استعمال کرے گا اور یہ اس پر غور کرنے کے لیے ہے کہ آیا کسی خاص معاملے میں اسے قاعدہ 31(5) میں بیان کردہ ساٹھ دن کی مدت سے آگے نظر ثانی پر غور کرنا چاہیے یا نہیں۔ یہ قرار دیا گیا کہ ایک سال کے بعد نظر ثانی کے اختیارات کا استعمال غیر معقول نہیں تھا۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ درخواست گزار 14 سال سے زیادہ عرصے تک جائیداد پر حقوق کے بارے میں سوچکے تھے، اس وقت تک قبضے میں موجود افراد نے بھی نسخہ ادویات کے ذریعے اپنے حق کو مکمل کر لیا تھا۔ ان حالات میں، ایک ایسا شخص جو اپنے حقوق کے استعمال میں مستعد نہیں تھا اور جس نے تیسرے فریق کے حقوق کو حاصل کرنے کی اجازت دی تھی، اسے بے حد تاخیر کے بعد حق پر احتجاج کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ نظر ثانی شدہ اتھارٹی نے بے حد تاخیر کے بعد حکم میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اگرچہ نظر ثانی کا اختیار بغیر کسی

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

حد کے نظر ثانی کے اختیار کو دیا گیا تھا، لیکن یہ طے شدہ قانون ہے کہ نظر ثانی کے اختیارات کا استعمال فریقین کے حقوق اور نظر ثانی کے اختیارات کے استعمال کے اثرات اور دیگر تمام متعلقہ حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا جانا چاہیے۔ ان حالات میں، ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ عدالت عالیہ نے رٹ پٹیشن کو مسترد کرنے کا جواز پیش نہیں کیا۔

اس کے مطابق خصوصی اجازت کی درخواست کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document